ہستی صرف قوم یا نسل یعنی بند سے قائم ہوتی ہے۔ اور کسی چیز سے نہیں۔

دنیاوی روپ ہندو یعنی تن کی ذاتی جائیداد اُس کی اپنی زمین یا مکان وغیرہ ہوا کرتی ہے۔ اور جماعتی جائیداد مندر جن میں مُورتیوں کا ہونا ضروری ہے کیونکہ یہ دنیاوی روپ کے استھان ہوتے ہیں۔ مذہبی روپ من سکھ مُسلم وغیرہ کی ذاتی جائیداد ان کا اپنا تن ہوتی ہے۔ جو کہ پرماتما کی طرف سے ملا ہوا ہے۔ اور جماعتی جائیداد گوردوارے مساجد وغیرہ۔ یہ مذہبی روپ کے استھان ہونے کی وجہ سے ان میں سوائے شبد یا کلام کے اور کسی چیز کا انتظام نہیں ہو گا۔ یعنی مُورتی تصویر نہیں ہوگی۔ پرادھکاری روپ بُدھی خالصے مومن وغیرہ کی ذاتی جائیداد من اور جماعتی جائیداد تخت ہوتے ہیں۔ تختوں میں صرف شکتی یعنی ہتھیاروں کی پوجا ہوگی۔ پرادھکاری روپ کی جماعت مثلاً کانگرس کے ممبر تو صرف من کو قابو میں رکھنے والے اور تیاگی ہو سکتے ہیں۔ چار آنے کا چندہ دے کر تو صرف اس جماعت کا سپاہی بن سکتا ہے۔ ممبر نہیں۔

پیدا ہوتا ہے تو تن۔ مرتا ہے تو تن۔ نقصان ہوتا ہے تو تن کا۔ پھر من یعنی سکھ مُسلم کو کیا بنی ہوئی ہے۔ لیکن ہمیں مذہبی جنون کی شراب کا ایسا نشہ چڑھایا گیا ہے۔ کہ ہم دنیاوی کاموں میں بھی اپنے مذہبی روپ کو آگے کئے ہوئے ہیں۔ سیاسی معاملات میں خواہ مخواہ اپنے مذہبی روپ کو گھسیڑتے ہیں۔ جس طرح ہم نے اپنا دنیاوی روپ پیچھے ڈال رکھا ہے۔ جہاں تک کہ دنیاوی روپ کی شادی یعنی کھتری کھترانی کی یا جاٹ جٹی کی شادی کو سکھ سکھنی کی شادی بتاتے ہیں۔ اور یہ دنیاوی روپوں کی شادی دنیاوی مریادا کی بجائے گورو مریادا سے یعنی مذہبی مریادا سے کرنے کی کوشش کرتے ہیں۔ یاد رہے کہ عورت کا بھی من ہی سکھ ہوتا ہے۔ اس لئے سکھنی کوئی نہیں ہوتی۔ سکھ ہی ہوتے ہیں۔ اور نہ ہی کوئی خالصی ہوتی ہے۔ چار لاویں پہلی دنیاوی اور باقی تین روحانی شادیوں کو ظاہر کرتی ہیں۔ دنیاوی روپ کے معاملات میں دنیاوی مریادا کا پابند ہونا واجب ہے۔ کسی اور روپ کی مریادا کا نہیں۔ اسی لئے ست گورو صاحب نے کسی غیر کھتری سے رشتہ نہیں کیا۔